بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

33: سلف صالحین کا موقف بدعتیوں کے تعلق سے- حصہ چہارم

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم ابن رجاء السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور پچھلے چند دروس میں ہم ''موقف السلف الصالح من المبتدعة''، سلف صالحین کا موقف اہل بدعت کے تعلق سے کیا ہے اس موضوع کے تعلق سے ہم بات کر رہے تھے اور مختصراً شیخ صاحب نے ابتداء میں ہی یہ بات بتادی ہے۔ موقف کیا ہے؟ ''الحذر والتحذير من أهل الأهواء والبدع والمخالفين للسنة''(خود محتاط ہونا اور دوسروں کو متنبہ کرنا اہل بدعت اور اہواء سے جو سنت کے مخالف ہیں)۔

آج کی نشست میں جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

''ولم يكتف أئمة السلف بالرد على أهل البدع والضلال بل حذروا الناس من مجالستهم والإستماع إلى كلامهم''، دلائل بیان کرنے کے بعد احادیث اور سلف صالحین کے بعض اقوال بیان کرنے کے بعد اب شیخ صاحب حفظہ اللہ اہل بدعت والضلال کے بعض سلف کے اقوال جو رَد کی صورت میں بیان کیے گئے ہیں اور تحذیر (خاص طور پر تحذیر) کے تعلق سے جو بعض آئمہ سلف سے بعض سخت باتیں ثابت ہیں ان کے تعلق سے چند حوالے بیان کرتے ہیں، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

''فقد روى الدارمي''(حوالہ امام الدارمی سنن دارمی میں)۔ الدارمی کون ہیں؟ ابو محمد عبداللہ ابن عبدالرحمٰن الدارمی، وفات 255 ہجری میں ہوئی۔ الغرض، ''فقد روى الدارمي وابن بطة عن الحسن رحمه الله عليهما''(امام الدارمی اور ابن

بطہ رحمۃ اللہ علیہما الحسن البصری سے (جب حسن کہا جائے مطلقاً تو حسن البصری ہیں (رحمۃ اللہ علیہ) من خیار و من کبار التابعین رحمہا اللہ أجمعین) وہ فرماتے ہیں) "أنه كان يقول" (وہ یہ کہا کرتے تھے (یعنی ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار یہ بات کہا کرتے تھے)) "لا تجالسوا أهل الأهواء" (اہل اہواء اہل بدعت کے ساتھ مت بیٹھا کرو ان کے ساتھ مجالست مت کیا کرو) "ولا تجادلوهم" (اور ان سے بحث و مباحثے، جدال مت کیا کرو) "ولا تسمعوا منهم" (اور ان سے مت سنا کرو)۔ واضح الفاظ ہیں "لا تجالسوا أهل الأهواء ولا تجادلوهم ولا تسمعوا منهم"، وجہ کیا ہے آگے سنیں:

"وقد روى الآجرّي واللالكائي" (امام آجری اور امام اللالکائی رحمۃ اللہ علیہما) "عن الحسن" (حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ سے) "أيضاً أن رجلاً أتاه" (ایک شخص امام حسن البصری کی طرف آیا) "فقال يا أبا سعيد" (اور کہا یا ابا سعید (حسن البصری کی کنیت کیا ہے؟ ابو سعید)) "إني أريد أن أخاصمك" (میں تجھ سے مخاصمت (بحث) کرنا چاہتا ہوں (تمہارے ساتھ مناظرہ کرنا چاہتا ہوں جدال کرنا چاہتا ہوں، مخاصمہ یا أخاصمک سے مراد علمی بحث کرنا چاہتا ہوں)) "فقال الحسن"۔ سن لے ذرا اے طالب علم! کہ علم کی بنیاد کیسے مضبوط کی جاتی ہے ذرا سنیں، "فقال الحسن" (امام التابعین میں کہوں گا امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "إليك عني" (مجھ سے دور ہو جاؤ) "فإني عرفت ديني" (یقیناً میں نے اپنے دین کو سمجھ لیا ہے مجھے اپنے دین کی صحیح معرفت حاصل ہو چکی ہے) "وإنما يخاصمك الشاك في دينه" (تمہارے ساتھ وہی بحث و مباحثہ کرے گا جو اپنے دین میں شک کر بیٹھا ہے)۔

جو دین میں شک کرتا ہے وہ بحث کرتا ہے مجھے اپنے دین پر پکا یقین ہے کہ میں حق پر ہوں تو میں نے تمہارے ساتھ کوئی مجادلہ نہیں کرنا اور کوئی مخاصمت نہیں کرنی (سبحان اللہ)۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ بعض صغار طلاب العلم ہیں دو چار کتابیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ نے علم بصیرت عطا فرمائی ہے تھوڑا سا نور دل میں جاگا ہے اور کبار علماء کا رَد کرنا شروع کر دیتے ہیں تبدیع تفسیق شروع کر دیتے ہیں اور بعض یہاں تک جاتے ہیں کہ مناظرے کے لیے سینہ تان کر بیٹھتے ہیں کہ کوئی ہے تو سامنے آئے! (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

میرے بھائی بحث، مباحثہ، جدال کا اپنا وقت ہے اپنی جگہ ہے یہ نہیں ہے جدال علماء کرتے ہی نہیں تھے یا مناظرہ کرتے ہی نہیں تھے، کرتے تھے لیکن (۱) اگر اس کی ضرورت ہوتی تھی۔ (۲) اور پھر اگر حکمران اس کا حکم دیتا تھا۔ (۳) یا امت میں کوئی فتنہ اس مناظرے کے نہ کرنے کی وجہ سے قائم ہونے کا اندیشہ ہوتا تھا۔ تب اس فتنے کو دور کرنے کے لیے یعنی ضرورت کے تحت یہ باتیں ہوتی تھیں اور علماء کرتے تھے کبار علماء کرتے تھے جن کا علم معروف تھا۔

امام شافعی رحمۃاللہ علیہ کی معروف بات ہے امام شافعی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں "جب بھی میں نے کسی عالم سے مناظرہ کیا میں جیتا اور جب بھی کسی جاہل سے میں نے مناظرہ کیا میں ہارا"۔

مناظرہ تو کیا کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے لیکن جاہلوں سے نہیں ان لوگوں سے نہیں جو صرف بحث ومباحثہ کرکے فتنہ چاہتے ہیں اور لوگوں میں غلط فہمیاں اور شبہات قائم کرنا چاہتے ہیں، اور بعض لوگ صرف چند مسائل کو لے کر مناظرے کے لیے تیار ہوتے ہیں اور بعض فروعی مسائل کو لے کر اہل حدیث میں فتنہ چاہتے ہیں!

اللہ کے بندے کیا کر رہے ہو تم! اگر ضرورت بھی کسی مسئلے کی ہے تو علماء کے پاس جاؤ مسئلہ لے کر جاؤ اُن سے سوال کرو اور حق کو سمجھو اور اگر وہ عالم سمجھتا ہے کہ اس بات پر بحث کرنا لازمی ہے یا اس کی وضاحت کرنا لازمی ہے وہ رَد کرے نا (کیونکہ اِن بحث ومباحثے میں کیا ہوتا ہے ردود ہوتے ہیں نا!)۔ تو اگر آپ رَد کرتے ایک اور شبہ کوئی آپ کے اندر ڈال دے پھر آپ کیا کریں گے ہم کیا کریں گے؟!

اب دیکھیں امام اہل السنۃ امام التابعین کبار التابعین میں سے من أخیار التابعین امام حسن البصری رحمۃاللہ علیہ یعنی جنہوں نے کہا جاتا ہے کہ تین صحابہ سے علم حاصل کیا (کسی عام شخص کی بات نہیں کر رہے ہم کسی عام عالم کی بات نہیں کر رہے ہم) وہ بھی ایک شخص آتا ہے اور وہ دین کے متعلق کسی چیز میں بحث کرنا چاہتا ہے "یخاصمك" یعنی باتیں تو میرے پاس ہیں میں کچھ سنوں گا کچھ سناؤں گا مطلب یہ ہے نا۔

مخاصمہ سے کیا مراد ہے؟ کہ میں سننا چاہتا ہوں تو کبھی کنجوسی نہ کردے۔ علمائے سلف کبھی علم میں کنجوسی نہیں کرتے بخیل علم میں نہیں کرتے سب سے زیادہ سخی علم میں سلف صالحین رہے ہیں۔ اس لیے آج تک یہ علم زندہ ہے کہ نہیں ہم حاصل کر رہے ہیں کہ نہیں؟ اگر وہ بخل کرتے کل تو آج ہم کیا کرتے؟! (سبحان اللہ) لیکن ایسے لوگوں کے ساتھ کبھی بحث نہیں کرتے تھے۔

"وعن إسماعیل ابن خارجة قال، دخل رجلان من أهل الأهواء علی محمد بن سیرین" (دو لوگ اہل اہواء میں سے اہل بدعت میں سے اپنے نفس کی اور خواہش نفس کی پیروی کرنے والے اہل الاہواء کہاں گئے؟) "دخل علی محمد بن سیرین رحمة الله علیه" (من أخیار التابعین (امام ہیں تابعین میں سے) من کبار التابعین) "فقالا" (دونوں نے کہا) "یا أبا بکر" (کیا کنیت ہے؟ ابو بکر ہے) "نحدثك بحدیث" (ہم آپ کو ایک حدیث سنانا چاہتے ہیں (سبحان اللہ))۔ حدیث کس

کی ہے؟ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے حدیث کہتے ہیں نا؟''نحدثك بحديث''۔ ''قال: لا''(مت سناؤ حدیث)''قالا''(دونوں نے کہا)''فنقرأ عليك آية من كتاب الله''((اچھا حدیث مسئلہ ہے ضعیف ہوسکتی ہے من گھڑت ہوسکتی ہے ڈر ہے تمہیں مطلب یہ ہے ناوہ دل میں سوچ رہے ہیں)ٹھیک ہے آیت پڑھ کر سناتے ہیں تمہیں قرآن مجید کی اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھ کر سناتے ہیں)''قال: لا''(کہتے ہیں نہیں سننی)''وقال، تقومان عني وإلا قمت''(سن لو! یا تو تم یہاں سے چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں یہاں سے)''فقام الرجلان فخرجا''(دونوں اٹھے چلے گئے)''فقال بعض القوم''(تو بعض لوگ جو موجود تھے اُن کی مجلس میں ان میں سے بعض نے کہا)''ما كان عليك أن يقرأ آية ؟''(آپ کا کیا جاتا اگر دونوں آپ کو ایک آیت سنا دیتے؟(کون کہہ رہے ہیں؟ان کی مجلس میں حاضرین جو ان کے شاگرد ہیں ان میں سے بعض نے کہا))''فقال''، سنیں ذرا اس امام کی یہ خوبصورت بات سنیں واللہ! اگر سونے کے پانی سے لکھی جائے تب بھی کم ہے فرماتے ہیں''فقال، إني كرهت أن يقرأ آية فيحرفانها فيقر ذلك في قلبي''(مجھے اس چیز سے کراہت تھی یقیناً کہ یہ دونوں ایک آیت تو پڑھ لیتے لیکن اس میں تحریف کر دیتے)۔اللہ تعالیٰ کے کلام میں اس کے معنی میں تحریف کر دیتے اس کی تفسیر میں تحریف کر دیتے کیونکہ لفظی تحریف تو نا ممکن ہے وہ تو بچہ بھی جانتا ہے مسلمان۔تو تحریف سے کیا مراد ہے؟اس کے معنی کو بدل ڈالتے اس کے معنی میں تاویل کے نام پر کوئی تحریف کر دیتے۔''فيقر ذلك في قلبي''(تو پھر وہ تبدیلی قرآن مجید کے معنی میں یا وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی)۔

امام التابعین اپنے زمانے کے عالم کبار العلماء میں سے قرآن مجید کی آیت اہل بدعت سے نہیں سننا چاہتے(ایک بھی نہیں)ایک حدیث بھی نہیں سننا چاہتے۔کیوں؟ظاہراً دیکھا جائے تو کیا جاتا اگر سن لیتے تو کہنے والے نے کہا کہ نہیں؟! اور ظاہراً یہی چیز سامنے آتی ہے کہ جاتا کیا ہے ارے ایک آیت تو ہے قرآن مجید میں سے وہ کون سی تورات، انجیل پڑھ رہے ہیں؟! اگر تورات وانجیل پڑھتے تو آسان ہوتا کہ نہیں؟کیونکہ بچہ بھی جانتا ہے کہ غلط پڑھ رہے ہیں تورات بھی تحریف ہوچکی ہے انجیل بھی تحریف ہوچکی ہے۔

اس لیے(جیسے آگے بھی آئے گا)علماء فرماتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کا ضرر امت مسلمہ پر اہل بدعت سے کم ہے زیادہ نہیں ہے اور اہل بدعت کا جو نقصان ہے جو ضرر ہے وہ یہود ونصاریٰ سے بڑھ کر ہے،اس لیے بعض سلف سے ثابت ہے

کہ میرے پڑوسی یہود و نصاریٰ ہوں (یعنی یہ مجھے گوارا ہے) لیکن میرے پڑوسی اہل بدعت ہوں یہ گوارا مجھے نہیں ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ کون سی باتیں تم لوگ کرتے ہو؟!

میرے بھائی یہ ہم نہیں کیں سلف صالحین کی باتیں بھی ہیں اور قول بھی ہے اور فعل بھی ہے کیونکہ اگر آپ کے پڑوس میں یہود و نصاریٰ ہیں تو بچہ بھی آپ کا جانتا ہے کہ ان لوگوں کا دین غلط ہے باطل دین پر قائم ہیں اور ان کی جو بھی دینی رسمیں ہیں اُن میں شریک نہیں ہوں گے، آپ ان کو منع کریں نہ کریں اُن کو بچپن سے فطرتاً پتہ ہے کہ اِن کا دین باطل دین ہے لیکن اگر کوئی اہل بدعت آتا ہے اور وہ لوگ جشن میلاد النبی مناتے ہیں یا گیارہویں مناتے ہیں شریف بھی لگاتے ہیں آگے گیارہویں کے وہ مناتے ہیں تو پھر آپ کے بچے کہاں جائیں گے آپ کون سا چوبیس گھنٹے گھر میں ہوتے ہو؟! بچے آتے جاتے ہیں کہ نہیں عورتیں آتی جاتی ہیں کہ نہیں تو پھر زیادہ خطرناک پڑوسی اہل بدعتی ہے یا یہودی ہے؟ (سبحان اللہ)۔ یہ تو کامن سینس (Common Sense) کی بات ہے!

(یعنی علماء اگر کہتے ہیں تو اُن کی بات بُری لگتی ہے لیکن اپنے ضمیر سے پوچھ کر دیکھیں آپ کا ضمیر اگر زندہ ہے تو کیا کہتا ہے؟)۔

"وروى عبدالله بن الإمام أحمد في السنة"۔ امام احمد کی کنیت کیا ہے؟ ابو عبداللہ۔ اُن کا بیٹا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، کتاب السنۃ امام احمد بن حنبل کی بھی ہے اُن کے بیٹے کی بھی ہے، دو ہیں۔ اُن کا بیٹا لکھتا ہے "عن أبي قلابة رحمه الله" (اَبی قلابہ سے (اَبی قلابہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کبار شاگردوں میں سے ہیں)) "قال: لا تجالسوهم" (اَبی قلابہ رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کبار تابعین میں سے ہیں، اب تیسرے تابعی کی بات سنیں جو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بہت قریبی شاگرد تھے حبر ھذہ الأمۃ کے شاگرد کیا فرما رہے ہیں، فرماتے ہیں) "لا تجالسوهم" (اہل بدعت کے ساتھ مت بیٹھو) "ولا تخالطوهم" (ان کے ساتھ رہن سہن، ملن نہ کرو) "فإني لا آمن أن يغمسوكم في ضلالاتهم" (تو میں اس چیز کی گارنٹی نہیں دے سکتا تمہیں کہ وہ تمہیں اپنی گمراہی میں ڈبو نہ دیں (سبحان اللہ) گمراہی میں غرق کردیں گے تمہیں) "ويلبسوا عليكم كثيراً مما تعرفون" (اور بہت ساری چیزیں جو تم جانتے ہو ان میں وہ لبس پیدا کردیں گے شکوک و شبہات

پیدا کر دیں گے)۔اس لیے ان کے ساتھ بیٹھنا بھی نہیں ہے اور مخالطہ یعنی اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"فهذه بعض الأحاديث النبوية الشريفة"(یہ بعض احادیث نبویہ شریفہ)"وأقوال سلف الأمة"(اور امت سلف کے بعض اقوال)۔یعنی جو احادیث پہلے بیان کی ہیں سلف میں سے بعض اقوال بیان کیے ہیں ان سب کو ملا کر شیخ صاحب فرماتے ہیں آخر میں۔"فهذه بعض الأحاديث النبوية الشريفة وأقوال سلف الأمة أهل الديانة والتقى"(جو اہل دین ہیں اہل تقویٰ ہیں سلف صالحین میں سے ان کے بعض اقوال)"وأهل الزهد والورع"(جو اہل زہد اور ورع ہیں)"اضافة إلى ما تقدم من الأمر بالإتباع"(اور اس سے پہلے جو اُمر جو حکم دیا گیا ہے اتباع کا)"والنهي عن الإبتداع"(اور بدعت سے منع کرنے کا)"جاءت مصرحة بجواز الطعن على أهل البدع"(جس میں واضح نصوص اور دلائل موجود ہیں(اور سلف کے ان اقوال میں سے بھی یہ وضاحت ملتی ہے)صراحتاً وضاحت کے ساتھ کہ اہل بدعت پر طعن کرنا جائز ہے،اُن کے خلاف تحذیر کرنا جائز ہے)"وبيان حالهم للناس"(اور ان کی حالت کو بیان کرنا)"بل عدهم ذلك من الواجبات التي لا يقوم الدين إلا بها"(بلکہ اس کو واجبات میں شمار کیا ہے یعنی جس کے سوا دین قائم نہیں ہوتا)۔ یعنی اہل بدعت کا رَد،ان سے تحذیر کرنا، تنبیہ کرنا، آگاہ کرنا اور ان کے ساتھ رہن سہن سے، مخالطے سے، مجالسے سے، مجادلے سے، مخاصمے سے منع کرنا واضح الفاظوں سے ثابت ہے۔

"وإنّ ذلك"(اور یہ سب)"من باب الجهاد في سبيل الله"(یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ میں سے ہے)"يوازي من حيث الشرف"(جو شرف کے اعتبار سے برابر ہے)"ونبل المقصد"(اور جس کا مقصد بہت شریف اور بلند اور نبیل مقصد ہے)"جهاد الأعداء بالسيف والسنان"(جو کافروں کے خلاف تلوار سے جہاد کیا جاتا ہے اس کے برابر ہے شرف میں)"بل يترجح على ذلك"(بلکہ اس سے بھی زیادہ ترجیح اس جہاد کو حاصل ہے جو علم سے کیا جاتا ہے جو اہل بدعت کے خلاف کیا جاتا ہے)۔

اہل کفر کے خلاف اور اہل البغی کے خلاف خوارج کے خلاف جہاد کیا جاتا ہے تلوار سے،اور اہل بدعت کے خلاف اہل نفاق کے خلاف جہاد کیا جاتا ہے علم سے،اور دونوں کو دیکھا جائے دونوں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہیں۔ زیادہ ترجیح زیادہ شرف کس جہاد کا ہے؟ علم والے جہاد کا ہے۔ کیوں وجہ کیا ہے؟ کیونکہ تلوار والے جہاد کبھی اُس کی ضرورت پڑتی

ہے لیکن علم کے جہاد کی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے کیونکہ نفاق ہمیشہ رہا ہے اور اہل بدعت بھی ہمیشہ رہے ہیں اور علم کی ضروت ہمیشہ رہی ہے لیکن تلوار کی ضرورت تب ہوتی ہے جب اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

"يقول شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله"(اب شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی آخر میں دو باتیں بڑی پیاری باتیں بیان فرماتے ہیں مجموع الفتاویٰ میں سے، فرماتے ہیں)"ومثل أئمة البدع من أهل المقالات المخالفة للكتاب والسنة"(اور آئمہ بدع (جو بدعت کے آئمہ ہیں ان کی مثال بیان کر رہے ہیں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ) جو مقالات جن کے اقوال مخالف ہیں کتاب اور سنت کے)"أو العبادات المخالفة للكتاب والسنة"(یا جن کی عبادات اور اعمال مخالف ہیں کتاب اور سنت کے)"فإنّ بيان حالهم"(تو ان کی حالت کو بیان کرنا)"وتحذير الأمة منهم"(اور امت کو ان سے آگاہ کرنا متنبہ کرنا)"واجب باتفاق المسلمين"(واجب ہے اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے ("اتفاق المسلمين" یعنی اجماع ہے))۔ یہ کون نقل کر رہے ہیں؟ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔"حتى قيل لأحمد بن حنبل"(یہاں تک کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کہا گیا (یعنی یہ سوال کیا گیا))"الرجل يصوم ويصلي"۔ ذرا غور سے سنیں اس عظیم امام اہل السنۃ کی اس بات کو سائل سوال کیا کر رہا ہے اور امام صاحب دیکھو جواب کیا دے رہے ہیں۔"حتى قيل لأحمد بن حنبل، الرجل يصوم ويصلي ويعتكف أحبّ إليك"(ایک شخص نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے اور مسجد میں اعتکاف کرتا ہے کیا یہ آپ کو زیادہ پسند ہے)"أو يتكلم في أهل البدع؟"(یا اہل بدعت کا رد کرتا ہے یہ آپ کو زیادہ پسند ہے؟)۔

دو باتیں ہیں، ایک شخص ہے وہ نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے۔ نماز یعنی فرض تو پڑھتا ہے لیکن نفل کا بھی اہتمام کرتا ہے، فرض روزے تو رمضان کے رکھتا ہی ہے لیکن نفل روزے بھی رکھتا ہے اور مسجد میں اعتکاف بھی کرتا ہے (اللہ اکبر) فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل کی بھی ادائیگی میں سب سے آگے ہے ایک طرف یہ ہے، دوسری طرف "أو"(یا) یہ بہتر کرنا ہے یا یہ بہتر کرنا ہے کہ اہل بدعت کا رد کرتا رہے؟

امام صاحب کا جواب سنیں ذرا! لوگوں کو نہیں پتہ کہ اس کا کیا جواب ہے بعض لوگ عقل سے جواب دیتے ہیں بعض لوگ جذبات سے جواب دیتے ہیں بعض لوگ جہالت کی بنیاد پر جواب دیتے ہیں۔ اب امام اہل السنۃ کا علمی جواب ذرا سنیں، فرماتے ہیں:"فقال: إذا قام وصلى واعتكف"(اگر وہ صلاۃ القیام پڑھتا ہے اگر وہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اور اعتکاف کرتا ہے)۔ غالباً یہاں پر صام ہونا چاہیے تھا قام ہے پتہ نہیں یہ پرنٹنگ کی غلطی ہے اللہ أعلم درست کر

لیں" إذا قام وصلى واعتكف "کیونکہ سائل نے" يصوم ويصلي ويعتكف "کہا ہے تو یہاں ہونا تو صام چاہیے۔" إذا صام وصلى واعتكف فإنما هو لنفسه "(یہ تو صرف اس کے لیے ہے (یعنی اگر وہ روزہ رکھتا ہے، نماز بھی پڑھتا ہے، اعتکاف بھی کرتا ہے فائدہ کس کو ہوگا؟ اسی کو فائدہ ہوگا پرسنل (personal) شخصی فائدہ ہے اس کے لیے ذاتی فائدہ ہے۔" وإذا تكلم في أهل البدع "(اور اہل بدعت کے خلاف اگر کلام کرتا ہے یا ان کارَد کرتا ہے)" فإنما هو للمسلمين "(کس کے لیے کرتا ہے؟ مسلمانوں کے لیے (آگاہی، تحذیر، تنبیہ مسلمانوں کے لیے ہے))" هذا أفضل "(یہ اس سے زیادہ افضل ہے (اللہ اکبر))۔

آپ کے پاس اگر وقت کم ہے کرنا تو دونوں چاہیے، سوال یہ نہیں ہے کہ دونوں کریں کہ نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں دونوں کر لیتے تو کیا جاتا؟! آپ کے پاس وقت تھا تو اچھی بات ہے دونوں کریں (الحمد للہ) بعض ایسے لوگ ہیں جو دونوں کرتے ہیں لیکن اگر آپ کے پاس وقت نہیں ہے جیسا کہ ہمارا ہمیشہ یہی رونا ہوتا ہے وقت نہیں ہے ہمارے پاس تو ٹھیک ہے اگر وقت نہیں ہے دونوں میں سے آپ نے ایک کام کرنا ہے یا تو جاگ جاگ کر صلاۃ اللیل پڑھنی ہے یا روزہ رکھنا ہے، مسجد میں اعتکاف کرنا ہے یا علم حاصل کرنا ہے اور علمی علماء کے جو رُدود ہیں وہ آپ نے جمع کرنے ہیں اور پھر اہل بدعت کا رد کرنا ہے دونوں میں سے کیا کریں گے آپ؟ امام صاحب فرماتے ہیں، امام اہل السنۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" هذا أفضل "(کہ اہل بدعت کا رد، ان کے خلاف باتیں کرنا، امت کو مسلمانوں کو تنبیہ کرنا، تحذیر کرنا یہ افضل ہے یعنی نفل نمازسے، نفل روزے سے اور مسجد میں اعتکاف سے)۔ فرض نماز سے بہتر نہیں ہے نہ فرض روزے سے بہتر ہے، کوئی یہ نہ کہے کہ امام صاحب نے تو کہا نہیں آپ کہہ رہے ہیں! میں نہیں کہہ رہا امام کا علم کہہ رہا ہے کیونکہ سب کو پتہ ہے امام صاحب کا علم کیا ہے۔ یہ تو جہل مرکب سے بھی بدتر کوئی ہوگا جو یہ سمجھے گا کہ اہل بدعت کارَد کرو نماز نہ پڑھو (سبحان اللہ)۔

" فبيّن "یہ قول کس کا ہے؟ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور شیخ صالح السحیمی حفظہ اللہ نقل کر رہے ہیں شیخ الاسلام کا یہ قول۔" فبيّن أن نفع هذا عام للمسلمين في دينهم "(امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ (یعنی اہل بدعت سے آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا) اس کا نفع جو ہے عام مسلمانوں کے لیے ہے))" في دينهم "(اُن کے دین میں)" من جنس الجهاد في سبيل الله "(جو جہاد فی سبیل اللہ کی جنس میں سے ہے)۔ اب ذرا غور سے سنیں" إذ تطهير

سبيل الله ودينه ومنهاجه وشرعته''(کہ اللہ تعالیٰ کے راستے کی تطہیر یعنی پاک کرنااور اللہ تعالیٰ کے دین کو پاک کرنا،اللہ تعالیٰ کا جو دین ہے جو منہاج ہے اس کو پاک کرنااور شریعت کو پاک کرنا)''ودفع بغي هؤلاء وعدوانهم''(اوران کے یعنی اہل بدعت کے جو بغی ہیں جو عدوان ہیں ان کو دفع کرنااوران کو ختم کرنا)''على ذلك واجب على الكفاية باتفاق المسلمين'' (واجب ہے کفایت پر یعنی فرض کفایہ ہے اُس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے)''ولولا من يقيمه الله لدفع ضرر هؤلاء لفسد الدين''(اور اگر اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نہ دیتا(یعنی ایسے لوگوں کو جو اہل بدعت کا رد کرتے ہیں)تاکہ ان اہل بدعت کا جو فساد ہے ان کو دفع کرنے کا جو ضرر لاحق ہوتا ہے اس سے بچنے کے لیے تو دین فاسد ہو جاتا)۔دین میں فساد کب پیدا ہوتا ہے؟جب اہل بدعت بدعت ایجاد کرتے رہتے ہیں اور اہل سنت خاموشی اختیار کرتے رہتے ہیں اور نہ تو بدعت کے بارے میں کچھ بولتے ہیں نہ اہل بدعت کے بارے میں کچھ آگاہی یا تحذیر کرتے ہیں۔''وكان فساده أعظم من فساد استيلاء العدو من أهل الحرب''(اور یہ فساد جو دین میں ہوتا ہے وہ اس فساد سے زیادہ بدتر فساد ہے جو ایک کافر دشمن اہل حرب میں سے جو کسی مسلمان ملک پر حملہ کر کے اس پر قابض ہو جاتا ہے)۔

یعنی ایک طرف کافر ہے وہ مسلمانوں کے ملک پر حملہ کرتا ہے اس کے خلاف جہاد کرنا ہے(یہ بھی جہاد ہے)،دوسری طرف اہل بدعت ہیں جو دین میں نئی چیزیں ایجاد کرتے ہیں دین میں فساد پیدا کرتے ہیں،جو زمین پر قبضہ کرنا چاہتا ہے یہ دنیا میں تو فساد ہے دین میں فساد بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے(اس میں کوئی شک نہیں کافر ہمارے دین سے خوش تو نہیں ہوتا لیکن پتہ ہوتا ہے کہ یہ کافر ہے مسلط ہوا ہے ہمارے دین کا دشمن ہے)لیکن اہل بدعت جب بدعت ایجاد کرتے ہیں دین میں فساد پیدا کرتے ہیں تو کتنے لوگوں کو پتہ ہوتا ہے کہ اب دین میں فساد پیدا ہو گیا ہے؟!

اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہے کیا؟یہ جو بدعتی بدعت ایجاد کرتے ہیں ان کا شَر جو ہے دین میں یا دین پر ان کا شَر جو ہے وہ اہل کفر کی اس کاروائی یا اس مسلمانوں کے ملک پر قبضہ کرنے سے بھی زیادہ بدترین ہے۔

''فإنّ هؤلاء''(بس جب یہ لوگ(یعنی کافر))''إذا استولوا''(جب یہ قابض ہو جاتے ہیں)''لم يفسدوا القلوب''((بڑی پیاری بات ہے ذرا غور سے سنیں)جب اہل کفر حملہ کرتے ہیں(اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے سب مسلمانوں کو محفوظ فرمائے(آمین))مسلمان ملک پر اور زمین پر قابض ہو جاتے ہیں تو شیخ صاحب فرماتے ہیں اگر یہ قابض ہو جاتے

ہیں "لم يفسدوا القلوب" دلوں میں فساد پیدا نہیں کرتے) "وما فيها من الدين الاّ تبعاً" (اور دین میں فساد بھی نہیں کرتے "الاّ تبعاً" یعنی بنیاد نہیں ہوتی اس کے بعد میں ممکن ہوتا ہے)۔بنیاد دین میں فساد نہیں ہوتا دل کا فساد نہیں ہوتا۔ کافر تو دنیا کے پجاری ہیں اُس کو دنیا مل گئی زمین مل گئی اس کو اس کا اصل مقصد یہ تھا، وہ دین کے بھی دشمن ہیں تو "تبعاً" یعنی دین کی تبع میں بعد میں اس کا بُرا اثر سامنے آسکتا ہے۔"وأمّا اولئك" (لیکن جو اہل بدعت ہیں) "فيفسدون القلوب ابتداءً" ((ابتدائی اٹیک کہاں پر کرتے ہیں؟) دلوں پر ہی اٹیک کرتے ہیں اور فساد دلوں میں ہی پیدا کرتے ہیں)۔ کیونکہ دین کا تعلق دل سے ہوتا ہے عقیدے کا تعلق دل سے ہوتا ہے اور دین کی بنیاد علم ہے علمی مسائل کا تعلق دل سے ہوتا ہے تو اہل بدعت سب سے پہلے حملہ کرتے ہیں دل پر کرتے ہیں، اہل کفر سب سے پہلے حملہ کرتے ہیں زمین پر اور اثر بعد میں دل پر ہوتا ہے، اہل بدعت سب سے پہلے حملہ کرتے ہیں دل پر اور نہ دل رہتا ہے نہ دنیا رہتی ہے نہ دین رہتا ہے (سبحان اللہ)۔[مجموع الفتاویٰ، جلد نمبر 28، صفحہ نمبر 231-232]۔

"وقال" (شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہوئے شیخ صاحب فرماتے ہیں) "وقال رحمه الله في موضع آخر" (دوسری جگہ پر مجموع الفتاویٰ میں سے) "وإذا كان مبتدعاً يدعو إلى عقائد تخالف الكتاب والسنة" (اگر کوئی بدعتی شخص ہے جو داعی ہے بدعت کی طرف اور اُن عقائد کی طرف دعوت دیتا ہے جو کتاب و سنت کے مخالف ہیں) "و يخاف أن يُضِل الرجل الناس" (اور یہ خدشہ ہوتا ہے یہ خوف ہوتا ہے کہ یہ شخص جو ہے لوگوں کو گمراہ کرے گا) "بذلك" (اپنی اس بدعقیدگی کو پھیلانے سے اس دعوت سے) "بيّن أمره للناس" (اس کا جو اُمر ہے اس کی حقیقت اس کا حال اس کی حالت لوگوں میں کھول کھول کر بیان کی جاتی ہے) "ليتقوا ضلاله" (تاکہ اس کی گمراہیوں سے بچ جائیں) "و يعلموا حاله" (اور اس کی حالت سے واقف ہو جائیں جان لیں) "وهذا كله يجب" (اور یہ سب واجب ہے "يجب") "أن يكون على وجه النصح" (واجب ہے لیکن "على وجه النصح")، بڑی اہم بات ہے ذرا غور سے سنیں! کوئی بدعتی شخص ہے بدعت کی طرف بلاتا بھی ہے تاکہ لوگ اس کی گمراہیوں سے اس کی بدعت سے بچیں اس کی حالت لوگوں تک پہنچاؤ بیان کرو کہ یہ شخص جو ہے اس کے اندر یہ خرابی ہے یہ خرابی ہے یہ خرابی ہے، یہ بدعت ہے یہ بدعت ہے یہ بدعت ہے تاکہ لوگ آگاہ ہو جائیں اس کی حالت کو جان لیں واقف ہو جائیں۔یہ تو واجب ہے لیکن یہاں پر قید بڑی اہم قید ہے، فرماتے ہیں "وهذا كله يجب أن يكون على وجه النصح" (لیکن کس بنیاد پر ہونا چاہیے؟ نصیحت کی بنیاد پر ہونا چاہیے)

"وابتغاء وجه الله تعالیٰ"(اخلاص نیت کے ساتھ)"لا لهوی الشخص مع الإنسان"(ہوا نفس کی پیروی کرتے ہوئے نہیں)"مثل أن تكون بينهما عداوة دنيوية"(مثال کہ دنیاوی عداوت کی بنیاد پر نہ ہو)۔اگر آپ کی کوئی دشمنی ہے کسی بدعتی سے دنیاوی دشمنی ہے آپ سے اس نے ادھار لیا واپس نہیں کیا ہے، زمین پر اس نے قبضہ کیا ہے، آپ کو دنیاوی نقصان اس نے پہنچایا ہے یا آپ کے دل میں نفرت ہے دنیا کے تعلق سے، کوئی آپ کا جھگڑا ہوا ہے دنیا کی وجہ سے دنیاوی کسی اُمر میں تو شیخ صاحب فرماتے ہیں"مثل أن تكون بينهما عداوة دنيوية أو تحاسد"(یا کوئی حسد ہو)"أو تباغض"(یا کوئی بغض ہو)"أو تنازع على الرئاسة"(یا کسی منصب کے لیے تنازع ہو)"فيتكلم بمساوئه"(تو اس کی بُرائیاں بیان کرتا ہے)"مظهراً للنصح"(اور ظاہر نصیحت بیان کرتا ہے یہ غلط بات ہے)"و قصده في الباطن الغض من الشخص"(اور باطن میں اس کا مقصد کیا ہے؟ کہ اس سے انتقام لینا ہے)"واستيفاؤه منه"(اور اپنا حق اس سے لینا ہے)"فهذا من عمل الشيطان"(یہ عمل شیطان میں سے ہے(اللہ اکبر))۔

شیطان اپنا کام کر ہی لیتا ہے دل میں وسوسہ کرتا رہتا ہے اور خون میں دوڑتا رہتا ہے۔اگر کوئی شخص اہل سنت میں سے ہے اور عالم کیوں نہ ہو یہ بات سب کے لیے ہے طلاب علم کے لیے بھی اور علماء کے لیے بھی ہے اگر بدعتی کا رَد کرنا ہے تو یہ لازمی بات ہے خاص طور پر جو بدعت کی طرف داعی ہے اور امت میں گمراہیاں پھیلا رہا ہے بدعقید گی پھیلا رہا ہے اگر عالم اور طالب علم اس کا رَد کرتا ہے علم کی بنیاد پر دلیل کے ساتھ تو پھر اس کا دل پاک اور صاف ہونا چاہیے دل میں کدورت نہیں ہونی چاہیے دل میں خلل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ دل کی خرابی زبان پر اس کا اثر ہوتا ہے، جسم پر ہوتا ہے، نصیحت پر بھی ہوتا ہے اور پھر اس کے جو عواقب ہیں جو اس کے اثرات ہیں وہ کبھی اچھے نہیں ہوتے پھر۔اس لیے نصیحت کرنی ہے اور ایسے شخص کے خلاف نصیحت کرنا واجب ہے اس کی حالت بیان کرنا واجب ہے، آگاہ تحذیر کرنا واجب ہے لیکن "النصح من باب النصيحة"نصیحت کی بنیاد پر اور اخلاص نیت کے ساتھ۔

اگر دنیاوی کوئی مسئلہ ہے اور ظاہر کچھ اور کیا جاتا ہے یاد رکھیں آپ ہمیں دھوکا دے سکتے ہیں آپ لوگوں کو دھوکا دے سکتے ہیں آپ اس کو بھی دھوکا دے سکتے ہیں جس کو آپ نصیحت کر رہے ہیں لیکن اللہ کی قسم اپنے ربّ کو دھوکا نہیں دے سکتے ہو کیا منہ دکھاؤ گے اپنے ربّ کو؟! بات نصیحت کی ہے اور اندر سے انتقام لیا جا رہا ہے !اس لیے علمائے سلف(الحمد للہ)اور جو ہمارے سلفی علماء ہیں ان سے ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ اخلاص کے ساتھ اور انصاف کے ساتھ رَد

کرتے ہیں کسی پر تہمت نہیں لگاتے جھوٹا الزام نہیں لگاتے، بات کرتے ہیں ثبوت کے ساتھ کرتے ہیں ثبوت نہیں ہے تو بات نہیں کرتے۔

[شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جو حوالہ ہے مجموع الفتاویٰ جلد نمبر 28، صفحہ نمبر 221 ہے]۔

”فالسلف الصالح“(اب شیخ صالح السحیمی حفظہ اللہ فرماتے ہیں اس باب کے آخر میں)”فالسلف الصالح من الصحابة والتابعين“(سلف صالحین صحابہ وتابعین میں سے)”ومن تبعهم على منهاجهم“(اور جو ان کی اتباع کرتے ہیں ان کے منہج پر)”قد انعقد اجماعهم“(ان کا اجماع ہے اس مسئلے میں (کس میں ؟اس معاملے میں))”على ذم البدع و أهلها“(بدعت اور اہل بدعت کی مذمت کرنے پر ان کا اجماع ہے)”والتحذير منها“(اور ان سے متنبہ کرنا اور تحذیر کرنا)”منها ومن أهلها“(بدعت سے اور اہل بدعت سے)”اتباعاً“۔کیوں کرتے ہیں؟”اتباعاً للكتاب والسنة“(کتاب اور سنت کی اتباع کرتے ہوئے)۔اپنی جیب سے ہم باتیں نہیں نکالتے اپنی مرضی نہیں کرتے "اتباعاً للكتاب والسنة" ان کے پاس دلائل ہیں نصوص ہیں "قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔”فالواجب اتباعهم في ذلك“(واجب یہ ہے کہ ان کی اتباع کی جائے اس مسئلے میں)۔کس مسئلے میں "الرد والتحذير من البدع واہل البدع "بدعت اور اہل بدعت سے تحذیر کرنا، اور آگاہ کرنا اور تنبیہ کرنا۔

یہاں تک یہ باب ختم ہوا اگلے درس میں ان شاءاللہ دسویں باب کے تعلق سے بات کریں گے لیکن اس سے پہلے میری ایک گزارش ہے اہل بدعت کے تعلق سے اور خاص طور پر ہجر کے تعلق سے (اہل بدعت سے قطع تعلقی کرنے کے تعلق سے) فضیلۃ الشیخ العلامہ الوالد شیخ ربیع بن ہادی المدخلی (حفظہ اللہ) کی بڑی پیاری نصیحت ہے، میں چاہتا تو یہ تھا کہ آج میں بیان کروں کیونکہ بعض ساتھی ایسی باتیں سن کر اہل بدعت کے خلاف جوش و جذبات میں آ جاتے ہیں اور پریکٹیکل جو عملی تطبیق ہے اس پر تھوڑا سا مار کھا جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ بڑی مار بھی کھا جاتے ہیں بعض اوقات اور بہت ساری غلطیاں ہوتی ہیں تو یہ نصیحت میں آج بیان کرنا چاہتا تھا لیکن بعض ساتھی ذرا دیر سے آئے تو بھائیوں سے بہنوں سے گزارش ہے اگلے ہفتے اگلے باب سے بات بیان کرنے سے پہلے آپ کو ان شاءاللہ نصیحت یہ دے دیں گے ہم ایک ہی پیج ہے اس کو آپ کو ان شاءاللہ دے دیں گے۔ذرا وقت پر آئیں تاکہ یہ نصیحت جو ہے ہجر کرنے کے تعلق سے

کہ کب کرنا ہے، کس کے خلاف کرنا ہے، کب نہیں کرنا ہے، کس نے کرنی ہے کس نے نہیں کرنی ہے اس پر بعض علماء کے اقوال ظاہراً یوں لگتے ہیں کہ متصادم ہیں تضاد ہے جب کہ ایسی بات نہیں ہے۔

ہم لوگ جب یا ہمارے علماء اہل بدعت سے ہجر کی بات کرتے ہیں تو بعض طلاب علم کہتے ہیں نہیں علامہ البانی (رحمہ اللہ) کا کچھ اور قول ہے، شیخ ربیع (حفظہ اللہ) کا کچھ اور قول ہے اور شیخ صالح الفوزان (حفظہ اللہ) کا کچھ اور قول ہے، علامہ بن باز (رحمہ اللہ) کے سامنے تو پھر تبلیغی جماعت والے بھی بیٹھتے تھے ان کو کیوں نہیں وہ دھتکارتے تھے کیوں نہیں منع کرتے تھے؟! تو نئی نئی باتیں لے کر آتے ہیں۔ تو تاکہ طالب علم بصیرت پر ہو علم پر ہو، یقینی علم پر ہو یہ نصیحتیں میں سمجھتا ہوں کافی ہیں ایک ہی پیج ہے اگلے درس میں اسی نصیحت کے تعلق سے درس ہوگا ان شاءاللہ (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (33: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔